بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۲۸ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۷ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۲۸ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج واپس ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ مکرم مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی تھے۔

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ران میں پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

"پیغام" اور "زمیندار" کی فتنہ پردازی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کے سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزام کی بناء پر "پیغام صلح" نے جو فتنہ انگیزی کی۔ اس میں سب سے زیادہ حصہ "زمیندار" نے لیا۔ جب ہم نے "پیغام صلح" کی اس بیہودہ سرائی کی تردید کی۔ اور سیاق و سباق پیش کرکے ثابت کیا۔ کہ "پیغام صلح" کا الزام بالکل غلط اور اور محض شرارت پر مبنی ہے تو "زمیندار" نے "پیغام" کی حمایت کا فرض ادا کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر سیاق و سباق حذف کرتے ہوئے ایک فقرہ لے کر لکھا۔

"الفضل نے بھی خلیفہ صاحب کا وہی قول پیش کیا ہے۔ جسے "زمیندار" اور "پیغام صلح" اور دوسرے اخبارات موضوع تعریض بنا چکے ہیں"۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ اگر پہلے نہیں تو اب تک پورے حصہ تقریر پر غور کیا جاتا۔ جسے ہم نے پیش کر دیا تھا اس پر بھی اگر تسلی نہ ہوتی۔ تو تمام کی تمام عبارت اخبار میں درج کرنے کے بعد جو اعتراض ہو سکتا وہ پیش کیا جاتا۔ لیکن جن لوگوں کی غرض و غایت محض دھوکا دینا اور شرارت پھیلانا ہو۔ ان سے دیانتداری کی توقع کیونکر کی جا سکتی ہے۔ اور کس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ متقابل کے خیالات کو صحیح رنگ میں پیش کر سکیں۔ اسی وجہ سے آج تک نہ تو "پیغام صلح" کو اور نہ ہی "زمیندار" وغیرہ کو یہ جرأت ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ کے اس حصے کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جو چند ہی سطور پر مشتمل ہے پیش کرتے۔ بلکہ اس کی بجائے چند الفاظ لے کر شور مچا رہے ہیں۔

دراصل یہ طریق عمل بعینہٖ ایسا ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص قرآن کریم میں سے صرف لاتقربوا الصلوٰۃ کے الفاظ پیش کرکے یہ ادعا کرے۔ کہ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اگر یہ استدلال نہایت ہی غیر معقول دور از دیانت اور خلاف عقل و فکر ہے۔ کیونکہ اس کے سیاق و سباق کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ تو یقیناً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چند الفاظ سیاق و سباق کو ترک کرکے پیش کرنا بھی ایسا ہی ہے اور یہ طریق عمل وہی لوگ اختیار کر سکتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ خدا تعالےٰ کا خوف ہو۔ اور نہ دیانتداری کا مادہ۔ پیغام کے متعلق تو ہم کیا کہیں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عداوت میں حد سے گزر چکا ہے۔ مگر "زمیندار" کی دینداری اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پاس داری ملاحظہ ہو۔ وہ بھی ہماری زبانی نہیں۔ بلکہ اخبار "شہباز" (۱۲ جولائی) کے الفاظ میں جو لکھتا ہے۔

"جن لوگوں کے خلاف "زمیندار" دو ماہ سے خرافات چھاپ رہا ہے۔ کیا وہ مسلمان نہیں ہیں جس ایڈیٹر کے ہاتھوں باپ کا ننگ و ناموس محفوظ نہ ہو۔ اور وہ اسے عدالتوں میں اس بناء پر گھسیٹتا پھرے کہ باپ کا شرعی فیصلہ بیٹے کے غیر شرعی مزاج کو قبول نہیں۔ وہ دوسروں کے ننگ و ناموس کی حفاظت کیا کرے گا۔ اور دوسروں کے ننگ و ناموس کی حفاظت کا وعظ کس مونہہ سے کہہ سکتا ہے۔ ناموس شریعت سے زیادہ اور کس چیز کا پاس مسلمان کو ہو سکتا ہے"۔

یہ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس کا ذکر ہم زمیندار کو مخاطب کرکے کئی بار کر چکے ہیں۔ مگر "زمیندار" آج تک اس بارے میں بالکل دم بخود ہے۔ بات یہ ہے کہ ایڈیٹر "زمیندار" کے والد مولوی ظفر علی صاحب نے اپنی جائداد کی شرعی تقسیم کی۔ جس کی تنسیخ کے لئے ایڈیٹر "زمیندار" نے سرکاری عدالت میں اپنے باپ کے خلاف دعوےٰ دائر کر دیا۔

اب غور فرمایئے جن لوگوں کی دینی حالت یہ ہو۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو سرکاری عدالتوں میں رسوا کرتے ہوئے ذرا بھی شرم محسوس نہ کریں۔ جن کے نزدیک خدا تعالےٰ کا ارشاد کوئی حقیقت نہ رکھتا ہو۔ وہ جب یہ شور مچائیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہو گئی۔ اور جس شخصیت کے خلاف یہ الزام لگائیں۔ اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کی طاقت کا ایک ایک ذرہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت ساری دنیا میں قائم کرنے پر صرف ہو رہا ہو۔ تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ الزام لگانے والے کس قدر ظالم کتنے جھوٹے اور کیسے بد دیانت ہیں۔ اب بھی ہم ایسے لوگوں سے کہتے ہیں۔ کہ اگر انہیں انسانیت و شرافت سے کچھ لگاؤ ہے۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا وہ حصہ مکمل طور پر شائع کر دیں تاکہ پڑھنے والے خود فیصلہ کر سکیں کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال شان اور عظمت کا اظہار کیا گیا ہے۔ یا کسی رنگ میں ہتک کا کوئی شائبہ پایا جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کیلئے تیار نہ ہوں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جو نتیجہ وہ پبلک کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق وہ خود بھی سمجھتے ہیں۔ کہ اصل الفاظ اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ باوجود اس کے ان کا شور مچانا حد درجہ کی گری ہوئی حرکت ہے۔ شرفا کو چاہیئے کہ اس غوغا آرائی کو کوئی وقعت نہ دیں۔ اور اصل خطبہ منگا کر اس کا مطالعہ کریں ؛

مہاشہ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

کوئٹہ میں یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ

کوئٹہ ۲۵ جولائی - مرزا محمد صادق صاحب نے حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کیا ہے :- یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ یہاں ۲۳ جولائی کو میک موہن پارک ہوا۔ خانصاحب شیخ انور علی صاحب آنریری مجسٹریٹ صدر تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پڑھی گئی - پھر میاں بشیر احمد صاحب ایم - اے نے تقریر کی جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی اور آپکو رحمۃ للعالمین ثابت کیا - مسٹر آر دستور نے جو پارسیوں کے بڑے مذہبی پیشوا ہیں حضرت زرتشت کی زندگی اور آپ کے مشن پر تقریر کی - پنڈت ہری رام جی نے سناتن دھرم کی نمائندگی کی - اور حضرت کرشن جی کی زندگی کے واقعات بیان کئے - مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی پر تقریر کرتے ہوئے گذشتہ اور موجودہ جنگ کے بارہ میں آپ کی بعض پیشگوئیاں بیان کیں - جو پوری ہو چکی ہیں - جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری طرح کامیاب ہوا - اور مختلف اقوام کے لوگ بکثرت شریک ہوئے -

اپنی قربانی کو ضائع نہ کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا :-

"میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ تحریک جدید کے چندے طوعی ہیں - اس لئے ان کو پورا کرنے کیلئے پوری کوشش کرنی چاہیئے - اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے - کہ اگر انہیں اس قربانی کی توفیق نہیں ملتی - تو اس کے معنے یہ ہیں - کہ خدا تعالےٰ نے ان کی پہلی قربانیوں کو بھی قبول نہیں کیا - ورنہ آج ان سے سستی نہ ہوتی - سستی کے معنے ہی یہ ہیں - کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے - بس میں پھر توجہ دلاتا ہوں - دوست سستی اور غفلت کو ترک کر دیں کیونکہ اس سے انکی پہلی قربانیاں بھی ضائع ہو جائینگی -"

آپ سستی کو چستی سے بدلیں - اور ۳۱ جولائی تک اپنا وعدہ مرکز میں داخل کر دیں - خاکسار برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مباہلہ کے متعلق ایک غیر مبائع کا خط اور اس کا جواب

ایک غیر مبائع نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا :-

"جناب کا چیلنج مباہلہ بنام مولوی محمد علی صاحب مجھے دوستوں نے دکھایا جناب کا طرز مباہلہ بالکل خلاف قرآن مجید ہے -"

حضور نے اس کے متعلق لکھوایا :-

"میں تو اسے مباہلہ کا چیلنج دیتا ہوں جو مجھے کلمہ کا منسوخ قرار دینے والا کہتا ہے - اگر وہ سچا ہے تو میں کافر ہوں - پھر اُسے مباہلے سے کیوں گریز ہو - کلمہ کا منسوخ کرنا جزوی مسئلہ نہیں - نہ ہی اس کا منسوخ کرنے والا مسلمان ہو سکتا ہے -"

دو اہم خطبات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو اہم خطبات ۱۶ جون و ۱۶ جولائی کتابی صورت میں شائع کئے جا رہے ہیں تاکہ معاندین احمدیت کے اس افتراء کی تردید کی جائے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کیلئے کیا گیا ہے قیمت کا اندازہ ۴/ و ۵/ فی کاپی ہے - احباب فوری طور پر آرڈر خریداری اور قیمت پیشگی ارسال فرمائیں

عبد المغنی خان ناظر دعوۃ و تبلیغ

ایک آیت کی تصحیح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار ۲۲ جولائی ۱۹۴۴ء میں صفحہ ۳ کالم ۳ میں قرآن شریف کی ایک آیت میں ایک لفظ غلط شائع ہو گیا ہے - صحیح آیت یہ ہے -

اولئک کالانعام بل ھم اضل

احباب اس کی تصحیح فرما لیں -

واقفین زندگی کی فہرست سے اخراج کا اعلان

صوفی محمد اسحاق صاحب ساکن تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ جنہوں نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے - اپنے آپ کو بطور واقف زندگی پیش کیا تھا - اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں انٹرویو کیلئے بھی پیش ہوئے تھے لیکن بعد میں اپنے خانگی حالات کی بنا پر اس میں شمولیت سے معذوری کا اظہار کیا - جس پر ان کے متعلق بموجب منظوری حضور یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ (۱) ان کا نام فہرست واقفین زندگی سے خارج کیا جاتا ہے - (۲) آئندہ ان کو سلسلہ کی خدمت پر نہ لگایا جاوے -

انچارج تحریک جدید قادیان

تقرر اُمراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کیلئے اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک امیر مقرر فرمایا ہے

(۱) بیگم پور کنڈھی خان بہادر چودہری نعمت خانصاحب ریٹائرڈ سشن جج (۲) پاکپٹن - چودہری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ - (۳) سرگودہا - چودہری فضل احمد صاحب اے - ڈی - آئی - (۴) کلکتہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نائب امیر - میاں دوست محمد صاحب (۵) بھینی میلواں - چودہری جان محمد صاحب

ضروری نوٹ :- ان میں سے جو صاحب اپنی عمر کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر نہیں ہونگے -

(۲) ان کو انکے عہدہ سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے - اسلئے جو دوست ابھی اپنی عمر کے لحاظ سے دونو مجالس میں سے کسی ایک کے ممبر نہ بنے ہوں - وہ فوراً ممبر بن جائیں - پندرہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے دوستوں کو مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر بننا چاہیئے - اور چالیس سال سے اوپر جن کی عمر ہو انہیں

ستائیسواں یوم وقار عمل انشاء اللہ ۲۸ ماہ حال بروز جمعہ صبح ساڑھے چھ بجے منایا جائے گا!

الاخبار والآراء

مسلم لیگ میں شرکت

اخبار زمزم (۱۶ جون)

لکھتا ہے۔ "ہم کیوں لکھیں کہ قادیانی مسلم لیگ میں شامل نہ ہوں۔ اس لئے کہ وہ کافر ہیں۔ اور اس پر بحث چلے گی۔ کہ قادیانی اسلام سے کیوں خارج ہیں۔ خود قادیانیوں کا یہ جواب ہوگا۔ اگر ہم کافر ہیں۔ تو اسلام کے اور فرقے بھی کافر ہیں۔ کیونکہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں۔ پس سیدھی بات ہے۔ کہ خود قادیانی بتائیں۔ کہ ان کے علاوہ دوسرے مسلمان ہیں۔ کہ نہیں اگر مسلمان ہیں تو اعلان کریں اگر نہیں اور واقعی مرزا صاحب کے نزدیک نہیں ہیں۔ تو وہ اس امر کی توضیح کریں۔ کہ مسلم لیگ میں ان کی شمولیت کس معنے میں ہے۔"

اس کے بعد دوسرے اخبارات کے متعلق لکھا ہے۔ "ہمیں امید ہے کہ مسلم اخبارات آئندہ ایسی الجھن میں نہ پڑیں گے۔ کہ قادیانی مسلمان ہیں یا نہیں۔ بلکہ یہ سیدھی راہ اختیار کریں گے۔ کہ قادیانیوں کے نزدیک دوسرے مسلمان مسلمان ہیں یا نہیں"

اخبار زمزم نے جن مشکلات کے پیش نظر یہ طریق اختیار کیا۔ اور دوسرے اخباروں کو مشورہ دیا ہے۔ وہ فی الواقعہ ایسی ہی ہیں۔ جن کا ان لوگوں کے پاس کوئی حل نہیں۔ جو مسلمانوں کا سیاسی اور ملکی مسائل میں بھی متحد ہونا گوارا نہیں کرتے اور ان حالات میں جو مشورہ دیا گیا ہے۔ وہ بتاتا ہے۔ کہ ہوا کا رخ بدل چکا ہے۔ ایک وقت تو وہ تھا کہ بڑے جوش وخروش سے ہمارے خلاف کفر کے فتوے لگائے جاتے تھے۔ اور ان کی زیادہ سے زیادہ تشہیر بہت بڑی خدمت دین سمجھی جاتی تھی۔ لیکن آج اسے الجھن قرار دے کر کہا جا رہا ہے۔ کہ کوئی اس میں نہ پڑے جہاں ہم خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اتنی اہمیت عطا فرمائی۔ کہ ہمارے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ صادر کرنے کی بجائے اپنے متعلق ہم سے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ہم ان کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا اعلان کریں۔ وہاں ہم اس بارہ میں یہ کہہ دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ ہم مذہبی طور پر انہیں اسی نام سے پکارتے ہیں۔ اور سیاسی طور پر ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ تمام مسلمان کہلانے والے متحد اور متفق ہو کر اپنے حقوق کی حفاظت کریں۔ یہ ایسا اتحاد ہے۔ جس کا اثر کسی کے مذہبی عقائد پر تو کچھ نہیں پڑتا۔ مگر سیاسی اور ملکی لحاظ سے مسلمانوں کے کئی قسم کے فوائد اس سے وابستہ ہیں۔ اور ہم مسلمانوں کو وہ فوائد پہنچانے کی خاطر ہی مسلم لیگ میں سب فرقوں کی شرکت ضروری خیال کرتے ہیں۔

آریہ سماج ختم

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریہ سماج کے تنزل کی پیشگوئی فرمائی۔ آریوں کا قدم ہر پہلو سے تنزل کی طرف اٹھ رہا ہے۔ عوام تو آریہ سماج کی کتابوں اور ہدایات پر کسی وقت بھی عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ مگر اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ آریہ سماجی لیڈر بھی محض نام کے آریہ رہ گئے ہیں۔ چنانچہ آریہ اخبار "پربھات" (۲۴ جون) لکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آریہ سماج کے جتنے بھی لیڈر آجکل نظر آرہے ہیں۔ انہوں نے دیانند کو اپنی دوکانداری کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ آریہ سماج پردہ ہے جس کے پیچھے بیٹھ کر یہ لوگ ذاتی فائدے اٹھا رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔" گویا مذہبی لحاظ سے آریہ سماج بالکل ختم ہو چکی ہے۔

تھوڑے سے ثواب کے کام پر ہمیشہ کی جنت

اخبار "آریہ گزٹ" ۲۳ جولائی نے "فلیفۂ قادیان اور مسئلہ تناسخ" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھ کر عجیب قسم کی نافہمی کا ثبوت دیا ہے۔ اور تناسخ کے لئے بڑی جاتے ہوئے لکھا ہے۔ "یہ کتنے مضحکہ کی بات ہے کہ تھوڑے سے وقت کے لئے گناہ یا ثواب کا کام کرنے پر اسے ہمیشہ کی جنت یا دوزخ ملتا ہے۔ لیکن بدھی (عقل) اسے تسلیم نہیں کر سکتی۔" اگر آریوں کی بدھی کوئی معقول بات تسلیم کرنے سے عاری ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمیشہ کے دوزخ کا تو اسلام قائل ہی نہیں ہے دوزخ میں بطور علاج کسی کو اسی وقت تک رکھا جائے گا۔ جب تک وہ گناہوں کی آلائشوں سے پاک وصاف نہ ہو جائے اور وہ جن کو بہشت کی زندگی عطا ہوگی۔ وہ دنیا میں ثواب کے کام خود ترک نہیں کرتے بلکہ خدا تعالےٰ بذریعہ موت ان سے ترک کرا دیتا ہے۔ اور اگر دنیا میں انکو غیر محدود زندگی عطا کی جاتی تو وہ ہمیشہ ہی ثواب کے کام کرتے رہتے۔ اس وجہ سے وہ انہیں غیر محدود اجر کا مستحق سمجھا جاتا۔ اور ہمیشہ کے لئے بہشتی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ اتنی واضح بات جن کی "بدھی" میں نہ آئے۔ انہیں اپنی بدھی کی اصلاح کرانی چاہیئے۔

آریہ گزٹ کی خوش فہمی

پھر "آریہ گزٹ" نے عجیب قسم کی خوش فہمی بلکہ نادانی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "۱۶ جون کے الفضل میں خلیفہ قادیان لکھتے ہیں۔" ہم تو اس بات کے قائل ہی نہیں۔ کہ جو شخص فوت ہو جاتا ہے وہ بالکل مٹ جاتا ہے۔ ہم تو اس بات کے قائل ہیں۔ کہ موت کے بعد انسانی روح زندہ رہتی ہے۔ اور اسے اگلے جہاں میں ایک اور جسم دے دیا جاتا ہے۔" یہ تناسخ پر ایمان لانا نہیں تو اور کیا ہے۔"

"آریہ گزٹ" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جو الفاظ پیش کئے ہیں۔ انہیں پڑھ کر تھوڑی سی عقل وسمجھ رکھنے والے انسان کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ ان سے کسی رنگ میں بھی عقیدہ تناسخ کی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ ان میں انسان کی موت کے بعد اس کی روح کے زندہ رہنے اور اگلے جہان میں اسے ایک اور جسم ملنے کا ذکر ہے۔ نہ کہ اسی دنیا میں کسی اور جسم میں ڈالے جانے کا۔ اور تناسخ یہ ہے۔ کہ انسانی روح کو اس کے اچھے یا برے اعمال کے نتیجہ میں اسی دنیا کے کسی اچھے یا برے جسم میں پھر ڈال دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ کجا انسانی روح کو اسی دنیا میں کسی اور جسم میں ڈال دینے کا عقیدہ اور کجا اگلے جہاں میں ایسے جسم میں ڈالنا جس کا موجودہ دنیا کے اجسام سے کوئی تعلق اور واسطہ ہی نہیں۔ حتیٰ کہ کوئی مشابہت بھی نہیں۔ ایسی صورت میں مذکورہ بالا الفاظ کو "تناسخ پر ایمان لانا" قرار دینا "آریہ گزٹ" کی سخت نادانی اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

تناسخ کیا ہے؟

"آریہ گزٹ" کو معلوم ہوتا ہے۔ اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ تناسخ کہتے کسے ہیں۔ اور وہ ہے کیا۔ تناسخ کی تعریف پنڈت دیانند جی بانی آریہ سماج نے "ستیارتھ پرکاش" کے نویں باب میں یہ کی ہے۔ کہ دنیا میں بہت سے جنم لینا یعنی بار بار پیدا ہونا تناسخ ہے۔ اور اس کی تشریح یہ کی ہے۔ کہ

"جب پاپ بڑھ جاتا ہے۔ اور پن کم ہوتا ہے۔ تو انسان کا جیو (روح) حیوان وغیرہ نیچے درجے کا جسم پاتا ہے۔ اور جب دھرم زیادہ اور ادھرم کم ہوتا ہے۔ تو دیو یعنی عالموں کا جسم ملتا ہے۔ جب پن پاپ برابر ہوتا ہے۔ تو معمولی انسانی جنم ہوتا ہے۔"

اس کے علاوہ بخیال خویش وہ نقشہ بھی کھینچا ہے۔ جس کے مطابق انسانی روح کسی اور جسم میں داخل ہوتی ہے۔ چنانچہ "جنم مرن" کے عنوان سے لکھا ہے۔ "جیو جب جسم سے نکلتا ہے۔ تو جیو کی موت کہی جاتی ہے۔ اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہوتا ہے۔ جب جسم چھوڑتا ہے۔ تب یام یعنی خلاء میں ٹھہری ہوئی ہوا کے اندر رہتا ہے۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے۔ یم نام ہوا کا ہے۔ اس کے بعد دھرم راج یعنی پرمیشور اس جیو کے پاپ پن کے مطابق جنم دیتا ہے۔ وہ ہوا اناج پانی خواہ جسم کے مساموں کے ذریعہ سے دوسرے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے۔ بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی میں جا کر حمل میں قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہے۔ . . . .

اس طرح کے قسم قسم کے جنم میں اور موت میں جیو اسوقت تک پڑا رہتا ہے جبتک بیکرم اپاسنا اور گیان کے ذریعہ مکتی نہیں پاتا۔

بانئے آریہ سماج نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ اپنی خاص واقفیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے۔ کہ

"جو شخص بدیہہ جسم کے چوری دوسرے کی عورت سے صحبت۔ نیک آدمی کی ہلاکت وغیرہ بدکام کرتا ہے اسکا جنم درخت وغیرہ نہ چلنے والے جسموں میں ہوتا ہے زبان سے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے پرند اور مرگ (جنگلی چوپایہ) وغیرہ کا جسم اور من کے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے۔"

یہ ہے وہ تناسخ جس کے آریہ صاحبان قائل ہیں۔ اور جو ایک ایسا ناقابل فہم گورکھ دھندا ہے جسے انسانی عقل اور فطرت دھکے دیتی ہے۔ آریوں نے اگر اس میں اب تبدیلی کر لی ہے اور وہ یہ ماننے لگ گئے ہیں کہ انسانی روح کو انسان کے مرنے کے بعد پھر اس دنیا کے کسی جسم میں نہیں ڈالا جاتا بلکہ اگلے جہان میں ہی اسے ایک اور جسم دے دیا جاتا ہے۔ تو پھر بھی عقیدہ رکھنے والوں کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ تناسخ پر ایمان لے آئے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ آریہ تناسخ کے ناقابل فہم اور روحانیت کو تباہ کرنے والے عقیدہ کو ترک کر کے اسلام کی تعلیم کے قائل ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب برائے امتحان انصار

جیسا کہ دستور اساسی جدید انصار اللہ (منظور شدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مندرجہ اخبار الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۴۳ء) کی دفعہ ۱۲ میں درج ہے کہ انصار اللہ کی علمی اور عملی ترقی کے لئے سال میں ایک دفعہ کتب سلسلہ کا امتحان مقرر کیا جائے۔ اس کی تعمیل میں امسال انصار اللہ کے امتحان کیلئے "کشتی نوح" اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر کی جاتی ہے۔ امتحان انشاء اللہ ماہ مارچ ۱۹۴۵ء میں لیا جائیگا۔ جس کی تاریخ کی تعیین بعد میں کی جائیگی۔ انصار جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ ان کتب کے امتحان کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ان کتب کو بنظر عمیق اچھی طرح مطالعہ کریں۔ اور بار بار پڑھیں۔ کیونکہ بار بار پڑھنے سے مضامین کتب اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں گے۔ دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بار بار پڑھنا ویسے بھی ایمان۔ عرفان اور یقین کو بڑھاتا ہے۔ اور نئے نئے روحانی علوم کھلتے ہیں جن کے ذریعہ انسان بہت جلد خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کر سکتا ہے۔ جو اصل غرض بصورت ترغیب امتحان مقرر کرنے کی ہے۔ زعماء صاحبان انصار اور مہتمم صاحبان تعلیم و تربیت میرے اس اعلان کو اچھی طرح انصار تک پہنچا دیں۔ اور متعدد دفعہ اس کا اعادہ کرتے رہیں۔ اور سب انصار کو سوائے معذورین کے اس امتحان کے لئے آمادہ کریں۔ ناخواندہ بھی اس امتحان میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اگر وہ ان کتابوں کو خود نہ پڑھ سکیں تو دوسروں سے سن کر امتحان دے سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ان کی قابلیت کے مطابق زبانی امتحان لیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ اس امتحان میں شامل ہوں۔ اُن کے اسماء سے قائد تعلیم و تربیت دفتر مرکزیہ انصار کو اطلاع دیں۔ تا ان کے نام امتحان کیلئے درج رجسٹر کئے جائیں۔ جو احباب ناخواندہ اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں۔ ان کے نام کے آگے لکھ دیا جاوے۔ "ناخواندہ"

نوٹ:۔ اس کام کو احسن طریق پر سرانجام دینے کیلئے ہر مجلس انصار اللہ کے زعیم صاحب (جہاں پر منتظمین انصار مقرر ہیں) اور مہتمم تعلیم و تربیت بھی ذمہ دار ہیں۔

خاکسار شیر علی عفی عنہ قائد تعلیم و تربیت مرکزیہ انصار اللہ قادیان۔

پیغامیوں کی فتنہ پردازی کے خلاف قرار دادیں

(۱)

۲۰ جولائی بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج (لاہور) میں جماعت کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں اوّل عبد الستار صاحب قمر اجالوی نے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ سے اس اعتراض کا جواب پڑھ کر سنایا۔ جو غیر احمدیوں کی طرف سے عموماً اور غیر مبائعین کی طرف سے خصوصاً پھیلایا جا رہا ہے۔ پھر بالاتفاق مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ گنج کا یہ اجلاس پیغامیوں کے اس سراسر غلط۔ شرمناک اور ناپاک پروپیگنڈا پر اظہار نفرت کرتا ہے۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت المصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ مطبوعہ "الفضل" ۱۶ جون ۱۹۴۴ء کے ادھورے اور محرف اقتباسات کی بنا پر شروع کر رکھا ہے۔ اخبار الفضل کے واضح الفاظ کی موجودگی میں پیغامیوں کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر یہ ناپاک الزام لگانا کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے سراسر ظالمانہ فعل ہے۔ ہم اس قبیح ترین فعل کے خلاف شدید ترین نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ الزام سخت دلآزاری کا موجب ہے۔

(۲) ہم تمام قوموں کے شرفاء سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس جھوٹے اور محض معاندانہ الزام کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھیں۔

(۳) بذریعہ اخبار "الفضل" ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بے بنیاد اور غلط پروپیگنڈا کا فوری طور پر سدباب کرے جو اس لئے قصداً کیا جا رہا ہے کہ عوام الناس کو ہمارے خلاف مشتعل کیا جائے۔

(۴) اس کی نقول حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اخبار "الفضل" اور حکام بالا کو بھیجی جائیں۔

خاکسار جلال الدین پریزیڈنٹ

(۲)

۲۱ جولائی بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ دولت پور کا غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چودھری عبد الوحید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ دولت پور منعقد ہوا جس میں پیغام صلح کے پُر کذب اتہام کے خلاف جو اس نے محض اشتعال انگیزی اور فتنہ پردازی کی غرض سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات کے خلاف شائع کیا۔ کہ گویا حضور نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کی ہے۔ پر سخت نفرت اور دلسوزی کا اظہار کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ یہ محض جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو مشتعل کرنے کیلئے جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ حضور کے واضح الفاظ کی موجودگی میں کوئی عقلمند انسان یہ الزام حضور کی طرف منسوب نہیں کر سکتا۔ (نذیر احمد جنرل سکرٹری)

(۳)

۲۳ جولائی بروز اتوار جماعت احمدیہ شملہ کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت چودھری عبد الغفور صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہو کر مندرجہ ذیل قرار داد پاس ہوئی۔

جماعت احمدیہ شملہ کا یہ اجلاس پیغامیوں کے اس سراسر غلط اور ناپاک پروپیگنڈا اور ان کی شرانگیز ذہنیت کی سقدر پستی پر اظہار نفرت کرتا ہے۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ مطبوعہ "الفضل" ۱۶ جون ۱۹۴۴ء کے ادھورے اقتباسات کی بنا پر ظاہر کی ہے۔ اور دیدہ و دانستہ اس خطبہ میں ان الفاظ کی موجودگی میں کہ "کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا۔ اور نہ قیامت تک کوئی ایسا بچہ جن سکتی ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکے"۔ آپ پر الزام لگا رہے ہیں۔

(۲) قرار پایا کہ اس قرار داد کی ایک کاپی اخبار "الفضل" کو بھیجی جاوے۔ فیض عالم خان جنرل سکرٹری

سلسلہ تالیفات
اور
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک

اللہ تعالیٰ نے جس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ وہ اسلام کی دوبارہ زندگی ہے۔ اس کام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف شاخوں میں منقسم فرمایا ہے۔ اور تالیف و اشاعت کے کام کو ان میں سے سب سے زیادہ اہم قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمیشہ یہ خواہش رہا کرتی تھی۔ کہ آپ کی حقائق اور معارف سے لبریز کتب جتنی جلدی ہو سکے تمام دنیا کے اطراف میں پھیل جائیں۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

”ہر وقت یہ امر ہمارے مدِنظر رہنا چاہیئے۔ کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جاویں۔ اور ہر متلاشی حق کے ہاتھوں میں وہ کتابیں نظر آویں۔“ (فتح اسلام)

پھر فرماتے ہیں:-

”جو شخص کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کو نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے۔“ (سیرۃ المہدی)

اور اگر اس مقصد میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہوتی نظر آتی تھی۔ تو حضور سخت بیقرار ہو جاتے۔ اور آپ کو سخت غم اور تکلیف ہوتی چنانچہ حضور علیہ السلام ہی کے الفاظ سے آپ اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

”دوسری شاخ اخراجات کی جس کے لئے ہر وقت میری جان گدازش میں ہے۔ سلسلہ تالیفات ہے۔ اگر یہ سلسلہ سرمایہ کے نہ ہونے سے بند ہو جائے۔ تو ہزارہا حقائق اور معارف پوشیدہ رہینگے۔ اس کا مجھے کس قدر غم ہے۔ اس سے آسمان بھر سکتا ہے۔ اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے۔ کہ جو علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے۔ میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں۔ دُور رہنے والے کیا جانتے ہیں۔ مگر جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ کیونکر میں دن رات تالیفات میں مستغرق ہوں۔ اور کسقدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔ میں ہر دم اسی خدمت میں لگا ہوا ہوں۔ لیکن اگر ان کتابوں کے چھپنے کا سامان نہ ہو۔ اور عملہ طبع کے خرچ کا روپیہ موجود نہ ہو تو میں کیا کروں۔ جس طرح ایک عزیز بیٹا کسی کا مر جاتا ہے اور اسکو سخت غم ہوتا ہے۔ اسی طرح مجھے کسی ایسی کتاب کے نہ چھپنے سے غم دامنگیر ہوتا ہے۔ جو وہ کتاب بندگان خدا کو نفع رسان اور اسلام کی سچائی کیلئے ایک چراغ روشن ہو۔“ (تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۱۷ اشتہار ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

مگر افسوس کہ باوجود اس کام کی اہمیت واضح ہونیکے احباب اس طرف سے کوتاہی کر رہے ہیں۔ اس کوتاہی کیوجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب نایاب ہو چکی ہیں اور انکی طباعت کا بوجہ سرمایہ نہ ہونیکے کوئی بند و بست نہیں ہو سکا۔

پس ہر اخلاص اور محبت رکھنے والے احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو پڑھ کر خاموش نہ رہے۔ اور کم از کم ایک کتاب کے خرچ کا بوجھ اپنے ذمہ لے۔ تاکہ نایاب کتب شائع کیجا سکیں یا حسب استعداد جسقدر ہو سکے امداد کریں اور دوسرے دوستوں میں بھی اسکی تحریک کریں۔ جو رقم بھی اس کار ثواب میں بھیجی جائیگی۔ وہ پیشگی سمجھی جائیگی اور کتاب شائع ہونیکے بعد رقم بصورت نقد یا بصورت کتب واپس کر دی جائے گی۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

ہر طرف دعوتوں کا تیر چلانے کا وقت پھر آپہنچا

برادرانِ کرام و بزرگانِ عظام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے متواتر اور پیہم ارشادات دربارہ تبلیغ احمدیت سے آپ اچھی طرح آگاہ ہو چکے ہیں۔ ہمارے لئے اب جلد جلد اور انتھک کوششوں سے کام کرنے کا وقت آپہنچا ہے۔ اس غرض کے لئے ہندوستان کے تمام عالموں۔ صوفیوں۔ پیروں۔ سجادہ نشینوں اور عوام مسلمانوں کے لئے خاکسار ایک تبلیغی رسالہ مرتب کر رہا ہے۔ جس کا نام

دعوت نامہ

اور

ربّانی آواز کی منادی ہے

اِس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اِسلام اور مسلمانوں کی حالت کا نقشہ اور اِس نازک دَور میں مسلمان پیروں اور عالموں کے مشاغل ضروریہ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور خدمت و ترقی اسلام کا پروگرام اور کوششیں اور اس کے بالمقابل علماء کی مخالفت اور شور اِن سب امور کے نتائج کا موازنہ کرکے دکھایا ہے۔ اور احمدیہ عقائد کی قبولیت اور برتری کا ثبوت نہایت مؤثر پیرایہ میں دِکھایا گیا ہے اور آخر میں حضرت مصلح موعود کے بارے میں عظیم الشان آسمانی نِشان کے پورا ہونیکی کیفیت درج کرکے خدمتِ اسلام اور آپ سے برکت پانے کی دعوۃ دیگئی ہے۔ یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل نئی اور مؤثر طرز میں مرتب کیا جا رہا ہے۔ احباب جلد از جلد زیادہ سے زیادہ منگوا کر ہر عالم۔ ہر پیر ہر گدی نشین اور ہر ایک ہمدرد اسلام تک پہنچانے میں میری مدد فرمائیں اور اسکے اچھے ثمرات اور بہترین نتائج پیدا ہونے کی دُعا فرمائیں۔ اس رسالہ کی اشاعت پانچ لاکھ تک پہنچانے کا عزم ہے۔ وَمَا تَوفِيقِي إِلَّا بِاللهِ۔

فی نسخہ قیمت ۲؍ ایک روپیہ میں ۵ نسخہ فی سینکڑہ اٹھارہ روپیہ محصول ڈاک فی نسخہ ۱؍

خاکسار عبد الرحمٰن مبشر مولوی فاضل
دفتر بشارات رحمانیہ۔ ریلوے روڈ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نارمنڈی ۲۶ر جولائی۔ رائٹر کے نامہ نگار خصوصی نے نارمنڈی کے محاذ سے لکھا ہے۔ کہ جرمن انتہائی سخت مزاحمت کر رہے ہیں۔ انہوں نے دریائے اون کے شمال سے ارکن کورٹ تک ڈیفنس لائن بنالی ہے۔ اور بہت سخت لڑائی کی توقع ہے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ یہاں جو پولش گورنمنٹ مقیم ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے کہ روسی سرحد کی طرف پولینڈ کی آزاد کمیٹی چند غاصبوں کی جماعت ہے۔ اور اہل پولینڈ کی نمائندہ نہیں۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ کل دارالعوام میں مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ جرمنی میں جو تازہ واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ابھی وہ ان کے متعلق کوئی بیان دینے کے قابل نہیں ہیں۔ گورنمنٹ کے پاس اتنی اطلاعات نہیں پہنچ سکیں کہ جن کی بناء پر وہ فسادات کی وسعت اور ان کے اثرات کے بارہ میں کوئی رائے قائم کر سکے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ گوام میں جاپانی فوج کو بیرونی دنیا سے کاٹ دیا گیا ہے۔ ایک سیکٹر میں ۴۵ ہزار جاپانی محصور ہیں۔

شملہ ۲۶ر جولائی۔ فرخ نگر ضلع گوڑگاؤں میں ایک ہندو عورت کے اغوا کے نتیجہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا جس میں سات اشخاص ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ جرمنی کے ایک درجن جرنیلوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جنگ کو ختم کر دیں۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ وزیر جنگ سر جیمز گرگ نے ایوان عام میں بتایا۔ کہ ۲ر جولائی تک ایک ماہ میں نارمنڈی کے محاذ پر بیس ہزار جرمن ہلاک ہو گئے ہیں اور ۷۷۵ کو قید کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۶ر جولائی۔ سندھ اسمبلی نے تین روز کی بحث کے بعد قانون انتقال اراضی کی تیسری خواندگی پاس کر دی ہے۔

ہندو وزراء نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اس بل سے عدم تعاون کریں گے۔ کیونکہ ان کے خیال میں اس سے ہندوؤں کو نقصان پہنچیگا۔

نارمنڈی ۲۶ر جولائی۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ سپریم ہیڈ کوارٹر کے اس اعتراف سے کہ اس محاذ پر ہماری پیشقدمی پروگرام کے مطابق نہیں ہو رہی۔ برطانیہ اور امریکہ میں مایوسی پیدا ہو رہی ہے۔

ماسکو ۲۶ر جولائی۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجیں اس وقت پولینڈ کے دارالسلطنت وارسا سے صرف تیس میل دور ہیں۔ اور روسی ہوائی جہاز ملک کے جرمن اڈوں پر شدید بمباری کر رہے ہیں۔ جرمنوں میں ابتری پھیل رہی ہے۔ اور ان کے افسروں کے لئے ان کو روکنا مشکل ہو رہا ہے۔ روسی تین طرف سے وارسا پر بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ٹرکش گورنمنٹ آئندہ چند روز میں ایک اہم فیصلہ کرنے والی ہے۔ یہ امر یقینی سمجھا جاتا ہے۔ کہ ترکی جرمنی سے اپنے تجارتی تعلقات ختم کر لیگا۔ اور اس خیال پر قیاس آرائی ہو رہی ہے۔ کہ کیا ترکی لڑائی میں شامل ہو جائیگا۔ اور اتحادیوں کو اپنے اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دیگا۔ جرمن سفیر مقیم انقرہ کاغذات جلانے میں لگا ہوا ہے۔ جس سے شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ترکی جنگ میں شریک ہوا ہی چاہتا ہے۔

لاہور ۲۶ر جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ شہر میں گرم کپڑے کے تین ڈپو ہیں۔ جہاں سے اپنے کھانڈ کے راشن کارڈ دکھا کر ہر خاندان چار ماہ کے عرصہ میں ساٹھ روپیہ کا گرم کپڑا کنٹرول ریٹ پر خرید سکتا ہے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ مسٹر ایڈن نے ہوس آف کامنز میں بیان کیا۔ کہ ۲۸ر جولائی سے ہندوستان کی صورت حالات پر بحث شروع ہو جائے گی۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو بحث کے اوقات میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

دہلی ۲۶ر جولائی۔ مسلمانوں کی طرف سے پھر حکومت ہند سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ سفر حج کے لئے راہداری اور سمندری سفر کی مکمل سہولتیں مہیا کی جائیں۔ تا مسلمان یہ فریضہ ادا کر سکیں۔ بڑی کثرت سے وائسرائے ہند کے پاس ایسی عرضداشت پر مشتمل تار وغیرہ پہنچ رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ چند ہفتے ہوئے مارشل رنسٹیڈ جرمن افواج کے کمانڈر انچیف کو عہدہ سے برطرف کیا گیا تھا۔ اور وہ جنرل فرانکو کی وساطت سے اتحادیوں کے ساتھ صلح کی کوشش کر رہا ہے۔ جرمنی میں گڑبڑ کا اثر مارکیٹ پر بھی خاص طور پر پڑا ہے۔ اور جرمنی وجاپانی بانڈز کی قیمت یکدم گر گئی ہے۔

دہلی ۲۶ر جولائی۔ رائے بہادر کرپا رام ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل محکمہ سپلائی کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جنرل موڈل نے جو روس میں دو جرمن فوجوں کا کمانڈر انچیف ہے۔ ہٹلر کو وفاداری کے پیغام پر مشتمل تار ارسال کیا ہے۔ ہٹلر پر حملہ کے بعد یہ پہلا وفاداری کا پیغام ہے۔ جو مشرقی محاذ سے موصول ہوا ہے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ پیرس ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل سٹیل جو چار سال تک پیرس کا جرمن فوجی گورنر رہ چکا ہے۔ جنوبی فرانس میں سفر کر رہا تھا کہ کسی دہشت پسند نے اس پر حملہ کر کے زخمی کر دیا۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہٹلر نے ایک تازہ حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رُو سے تمام جرمنی اور تمام مقبوضہ یورپ میں عام لام بندی شروع کر دی گئی ہے۔ ڈاکٹر گوئبلز تمام لام بندی کا افسر مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ محکمہ ہوا بازی نے اعلان کیا ہے کہ جرمنوں نے کل رات اور آج بعد دوپہر پھر لنڈن اور جنوبی انگلستان کے رقبہ پر اڑنے والے بم بھیجے۔ جن سے جانی و مالی نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ یوگوسلاویہ میں مارشل ٹیٹو کی فوج نے وسطی بوسنیا میں جرمنوں کے مضبوط اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنوبی یوگوسلاویہ میں جرمنوں نے مزید کمک بھیجدی ہے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ نارمنڈی میں اتحادی فوج دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہے۔ سان لو کے مغرب کی طرف حملہ جاری ہے۔ جنرل بریڈلے کی فوج ۳ ہزار گز چوڑے مورچہ پر اور آگے بڑھ گئی ہے۔ جرمنوں نے امریکن فوج کا سخت مقابلہ کیا۔ ایسا سخت کہ پہلے کبھی نہ کیا تھا۔ کاں کے محاذ پر بھی لڑائی کا بہت زور ہے۔ تین گاؤں میں لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۱ر جولائی۔ اٹلی میں اتحادی فوج تیس میل لمبے مورچہ پر فلورنس کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور اب قریباً سات میل دور ہے۔ مغربی کنارے پر آرنو دریا پر اپنے مورچوں کو مضبوط کر لیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۶ر جولائی۔ جزیرہ گوام میں امریکن فوج نے اپنے قدم مضبوط کر لئے ہیں۔ گوام سائپان سے تین گنا بڑا۔ اور تیس میل لمبا اور چار سے آٹھ میل تک چوڑا ہے۔ یہاں تین اچھی بندرگاہیں ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ر جولائی۔ ایک جاپانی اعلان میں کہا گیا ہے کہ اتحادی جنگی جہازوں اور ان سے اڑ کر ہوائی جہازوں نے سماٹرا کے شمال میں بڑے زور کا حملہ کیا۔ آئٹاپے اور ویواک کے درمیان گھری ہوئی جاپانی فوج نے اب نکلنے کی کوشش ترک کر دی ہے۔ اور اب گشتی دستوں کی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔

لاہور ۲۶ر جولائی۔ پنجاب یونیورسٹی نے مولوی۔ مولوی عالم اور منشی کے امتحانات کے نتائج